فیضانِ پیر پٹھان

خواجہ محمد سلیمان تونسوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

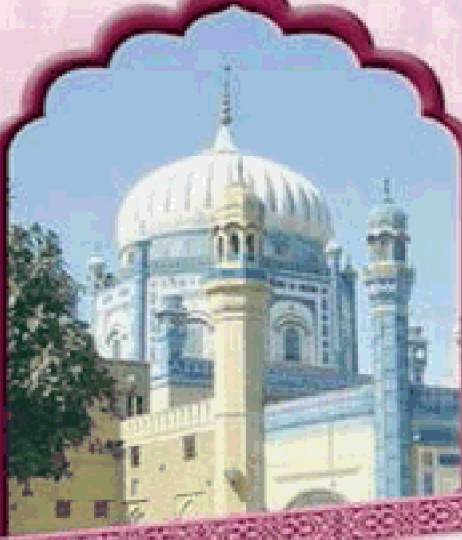

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فیضانِ پیر پٹھان

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ بچہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے

کوہِ درگ میں ایک صاحبِ کشف * بزرگ رہا کرتے تھے، جب بذریعہ کشف انہیں معلوم ہوا کہ اس علاقے میں ایک بچہ ہے جو مُستَقبِل میں زمانے کا غوث بنے گا تو انہوں نے اس بچے کی خدمت اپنے معمولات میں شامل کرلی، جب کسی نے اس کی حکمت پوچھی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "تم اس بچے کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو، یہ بچہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول اور محبوب لوگوں میں سے ہو گا اور اس پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تمام جہاں اس کے نور سے مُنوّر ہو گا، یہ

---

* اشیاء جس طرح واقع اور حقیقت میں ہیں اسی طرح ان کے متعلق خبر دینا "کشف" ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۵۱ ماخوذا)

www.dawateislami.net

بچہ اَوَّلین اور آخِرین کا فخر ہو گا نیز میرا جنازہ بھی یہی پڑھائے گا اور حق تعالیٰ اس کی برکت سے میری مغفرت فرمائے گا۔" وہ شخص یہ بات سُن کر بہت حیران ہوا۔ جب صاحبِ کشف بزرگ کا انتقال ہوا اور آپ کو غسل دے کر نماز جنازہ کے لئے لایا گیا تو امام صاحب کا اِنْتِظار ہونے لگا۔ سُوال کرنے والے کے دل میں یہ خیال آیا کہ اِن بزرگ نے کیسے کہا تھا کہ وہ بچہ میرا جنازہ پڑھائے گا؟ جنازہ تو تیار ہے مگر اس کا نام ونشان تک نہیں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک نوجوان کا یہ سُوال کانوں سے ٹکرایا: یہ جنازہ کس کا ہے؟ نوجوان کو بتایا گیا کہ یہ وہ بزرگ ہیں جو بچپن میں آپ کی خدمت کیا کرتے تھے یہ سُن کر نوجوان خود ہی آگے بڑھا اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بزرگ کی پیش گوئی کی صداقت دیکھ کر سوال کرنے والا بھی اس نوجوان کی عظمت کا مُعْتَرِف ہو گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بزرگ کی تمام پیش گوئیاں درست ثابت ہوئیں اور زمانے نے اس نوجوان کے بلند مقام و مرتبے کو مُلاحَظہ کیا۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلند مقام مرتبہ پاکر اَوَّلین و آخِرین کے فخر کا مِصْدَاق بننے والی وہ شخصیت "سلطانُ العارِفین، برہانُ العارِفین، دلیلُ الواصِلین پیر پٹھان حضرت خواجہ محمد سُلیمان تونسوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ" ہیں اور جس بزرگ نے ان کے بلند رُتبہ ہونے کی خوش خبری بچپن میں دی تو وہ اُس زمانے کے عَارِف بِاللہ تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ولادت باسعادت

غوثِ زماں حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی نظامی تونسوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۱۱۸۴ھ مطابق 71-1770ء میں گڑگوجی، ضلع لورالائی (بلوچستان، پاکستان) میں ہوئی۔[3] آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت سے قبل ایک مجذوب نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش، غوثِ زماں اور آپ کی ذاتِ بابرکات سے مخلوقِ خدا کے فیض یاب ہونے کی بشارت دی تھی۔[4]

نام و نسب اور حلیہ مبارک

آپ کا نام "محمد سلیمان" ہے لوگ آپ کو "پیر پٹھان" کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق افغانی قوم "جعفر" کے قبیلۂ رمدانی سے ہے۔[5] آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا رنگ گندمی، چہرہ گول اور چاند کی طرح چمک دار تھا، پیشانی کُشادہ تھی جس پر سجدوں کی کثرت کا نشان نمایاں تھا، ناک زیادہ باریک تھی، ابرو باہم ملے ہوئے نہ تھے، آنکھیں بہت خوب صورت تھیں جن میں سرمہ لگانے سے حُسن میں مزید اضافہ ہوجاتا تھا۔ دونوں گال بھرے ہوئے تھے، ہونٹ سُرخ، دندان مبارک مُتوازِن اور داڑھی گھنی تھی، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ دراز قد تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شکل وصورت پیرانِ پیر غوثِ اعظم مُحی الدِّین حضرت سیّدنا عَبْدُ القَادِر جیلانی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملتی جلتی تھی۔[6]

والدین کریمین

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا اسمِ گرامی "زَکَرِیَّا" اور والدہ کا مبارک

www.dawateislami.net

نام ''زلیخا'' ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ مُحْتَرَم علم و فضل کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن میں ہی والدِ مُحْتَرَم کا انتقال ہو گیا تھا اسی لئے آپ کی تعلیم و تربیت والدہ مُحْتَرَمہ کے زیرِ سایہ ہوئی۔ (7)

تعلیم و تربیت

والدہ ماجدہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چار برس کی عمر میں تعلیمِ قرآن کے لئے مدرسے میں داخل کیا، حِفْظ و ناظرہ کی تکمیل کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تونسہ تشریف لے گئے اور حضرت میاں حسن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ مزید تعلیم کے لئے ''لانگھ'' * اور پھر علم و حکمت کے مرکز ''کوٹ مٹھن شریف (ضلع رحیم یار خان)'' کا سفر کیا اور کوٹ مٹھن شریف میں شیخِ طریقت حضرت قاضی محمد عاقل چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ** کے صاحبزادے حضرت

---

* لانگھ مقام تونسہ سے پانچ کوس مشرق کی جانب دریائے سندھ کے کنارے واقع تھا۔

** آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ١١٤٩ ہجری مطابق 1736ء میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نسباً ''فاروقی'' ہیں، آپ کے خاندان کو علم و عمل، زہد و تقویٰ اور شرافت و دیانت میں امتیازی مقام حاصل ہے، خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید و خلیفہ ہیں نیز دادا مرشد حضرت خواجہ فخر الدین چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی خلافت حاصل ہے۔ درس و تدریس، عبادت و ریاضت، مہمان نوازی اور طلبہ کی خیر خواہی آپ کے معمولات میں شامل تھی۔ ٨ صَفَرُ الْمُظَفَّر ١٢٢٩ھ مطابق 24 جنوری 1813ء میں وصال ہوا۔ مزار مبارک کوٹ مٹھن ضلع ڈیرہ غازی خان میں مرجع خاص و عام ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ٤/١٠٩تا١١٣ ملخصاً)

www.dawateislami.net

علامہ خواجہ احمد علی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ [*] کے زیرِ اِنْتِظَام درسگاہ میں داخل ہوکر علمِ دین حاصل کرنے میں مصروف ہوگئے اور اساتذہ کی شفقت اور رات دن کی کوشش سے مُرَوَّجہ علوم پر دسترس حاصل کی۔ (8)

استاذِ گرامی کی وصیت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذِ گرامی (جنہیں حاجی صاحب کہاجاتا تھا) زبردست عالمِ دین اور بہت بڑے ولیٔ کامل تھے۔ حضرت محمد خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ عرصہ اُن سے پڑھا۔ حاجی صاحب نے کشف کے ذریعے اپنے اس بلندرُتبہ شاگرد کی زندگی کے حالات جانے اور ایک روز زندگی کے یہ مَرَاحِل آپ کے سامنے بیان کردیئے: ”آپ پہلے تونسہ شریف پھر لانگھ اور اس کے بعد کوٹ مٹھن جاکر علم حاصل کریں گے وہاں ”مہار“ سے ایک کامل بزرگ آئیں گے، آپ ان سے بیعت کریں گے وہ آپ کو خلافت عطا کریں گے اور آپ پھر تونسہ شریف آکر خلقِ خدا کو حق تعالیٰ کا راستہ بتائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بلند مرتبہ اور اعلیٰ درجہ عطا فرمائے گا۔“ پھر حاجی صاحب نے اپنے بیٹے کے متعلق یہ تین وصیتیں فرمائیں: ”(1) میرے بیٹے کو تعلیم دینا۔ (2) جب تک یہ زندہ رہے اس کی ضروریات

---

[*] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجزی وانکساری کے پیکر، اعلیٰ درجے کے متقی اور ظاہری و باطنی علوم میں دسترس رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے آباءواجداد کی قائم کردہ درسگاہ کو اس قدر ترقی دی کہ برعظیم پاک ہند کے کونے کونے سے علمِ دین کے شائقین اس درسگاہ کی جانب کھنچے چلے آئے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۱۱۴تا۱۱۶ ملخصاً)

www.dawateislami.net

کا خیال رکھنا۔(3)میرے بیٹے کے نزع کے وقت حاضر ہو کر اس کے ایمان کو شیطان لعین سے بچالینا۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے استادِ مُحْتَرَم کی اس وصیت کو قبول فرمایا۔ استاذِ گرامی کے زبان سے نکلی ہوئی ہر بات حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی۔(9)

یہ خیانت ہے

انسان کی تربیت میں استاد کا کردار بہت اہم ہے کیوں کہ استاد انسان کی علمی ترقی اور اخلاق و کردار سنوارنے کا سبب بنتا ہے جس کی بدولت انسان معاشرے میں بلند مقام و مرتبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اسی لئے ایسے مُحسن کی بے ادبی دنیا و آخرت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک سیرت کا ایک روشن پہلو استاذِ گرامی کا ادب بھی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا اساتذۂ کرام کا نہایت ادب کرتے، اگر اُن کی جانب سے کوئی کام سُپرد کیا جاتا تو اُسے ان کے فرمان کے مطابق بجالاتے اور اس میں معمولی سی کوتاہی یا اُکتاہٹ کو خیانت سے تعبیر فرماتے چنانچہ

ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذِ گرامی حضرت مولانا ولی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ اور آپ کے ہم سبق صالح محمد قریشی کو درختوں سے بیر لانے کے لئے بھیجا چنانچہ دونوں بیر توڑنے چلے گئے جب بیر توڑ چکے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رفیق نے کہا: پکے ہوئے بیر ہم کھالیتے ہیں اور کچے بیر استاد صاحب کے لئے لے جاتے ہیں ورنہ روزانہ استاد صاحب کی یہ (یعنی بیر توڑ کر لانے کی) فرمائش رہے گی۔

www.dawateislami.net

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ تجویز قبول نہ کی اوراُس سے طویل مُباحثہ کرنے کے بجائے ایک جملے میں اپنے رفیق کی اصلاح فرمائی: یہ خیانت ہے۔[10]

لوگ اُس وقت دیانت دار تھے

کفارِ مکہ اگرچہ رحمتِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بدترین دشمن تھے مگر اس کے باوجود حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امانت و دیانت پر کفار کو اس قدر اِعْتِمَاد تھا کہ وہ اپنے قیمتی مال و سامان کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس امانت رکھتے تھے اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امانت داری کی یہ شان تھی کہ آپ نے اس وقت بھی ان کفار کی امانتیں واپس پہنچانے کا انتظام فرمایا جب وہ جان کے دشمن بن کر آپ کے مُقدّس مکان کا مُحَاصَرہ کئے ہوئے تھے۔[11] جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زمانۂ طالب علمی تھا تو اس وقت دیانت داری کی اِس عظیم سُنّت پر لوگ عمل پیرا تھے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس وقت ہم تونسہ شریف کی بگی مسجد میں اپنے استاد میاں حسن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پڑھتے تھے وہ بارہویں صدی تھی اُس وقت لوگوں میں دنیا کی اس قدر محبت نہ تھی جو اب تیرہویں صدی میں ہے نیز بدگمانی، فریب، مکر، بددیانتی، امانت میں خیانت اتنی نہ تھی جتنی آج کل ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں کی دیانت داری کی یہ حکایت بیان فرمائی: ہم چند لڑکے اس مسجد میں پڑھتے تھے، ایک دن ایک شخص آیا اوراس نے یہ کہہ کر اپنی رقم ہماری جانب بڑھائی: میں کہیں جارہا ہوں میری یہ امانت آپ کے پاس

www.dawateislami.net

رہے گی۔ ہم نے کہا: اپنی رقم مسجد کے طاق میں رکھ دو۔ چنانچہ وہ رقم وہاں رکھ کر چلا گیا جب کافی عرصے بعد وہ آیا اور اس طاق سے رقم لے کر گنی تو وہ اُتنی ہی تھی جتنی وہ چھوڑ کر گیا تھا۔[12]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے معاشرے میں بے چینی، بے اعتمادی اور بے برکتی عام ہونے کا بہت بڑا سبب **دیانت داری کی کمی اور خیانت میں اضافہ** ہے۔ یاد رکھئے! خیانت منافقت کی علامات میں سے ایک ہے چنانچہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ منافق ہوگا: (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (3) جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔“[13] لہٰذا خیانت سے بچنے اور دیانت داری اپنانے کی نیّت کیجئے، اس کی بدولت ذہنی اور قلبی سکون میسر آئے گا اور یہ مبارک عادت دنیا و آخرت میں نجات کا سبب بن جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی کا ذکرِ خیر

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۴ رمضانُ المبارک ۱۱۴۲ھ مطابق 2 اپریل 1730ء کو ہوئی۔[14] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادر زاد ولی تھے اسی لئے شیر خوارگی کے باوجود رمضانُ المبارک میں دن کے وقت دودھ نوش نہیں فرمایا۔[15] حفظِ قرآن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید تعلیم کے لئے پاکپتن شریف، مرکز الاولیا لاہور اور دہلی کا سفر کیا۔ دہلی پہنچ

www.dawateislami.net

کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت خواجہ فخر الدین چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں داخل ہوئے کر تمام مُروّجہ علوم کی تکمیل کی۔ سفرِ دہلی کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ فخرُ الدّین چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ شب وروز مُرشِدِ کریم کی خدمت میں رہا کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ چھ ماہ مہار شریف (نزد چشتیاں، ضلع بہاولنگر) میں قیام فرماتے اور چھ ماہ دہلی میں مُرشِدِ پاک کی بارگاہ میں گزارتے[(16)] ایک مرتبہ حضرت شاہ فخرُ الدّین چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے ارشاد فرمایا تھا: نور محمد! اللہ کی مخلوق ایک دن تجھ سے بہت کچھ حاصل کرے گی۔" وہ وقت بھی آیا کہ ہزاروں طالبانِ حق نے آپ کے درِ دولت سے فیض پایا اور سینکڑوں نے آپ کی بدولت بلند مقام و مرتبہ حاصل کیا۔ دلوں کے حالات جان لینا آپ کی اِمتیازی خُصوصیت تھی۔ جلیلُ القدر صوفیاء آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زیرِ تربیت رہے اور ان کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان دور دور تک پھیلا۔[(17)] ۳ذوالحجۃ الحرام ۱۲۰۵ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ مبارک مہار شریف میں انوار و تجلیات کی بارش برسا رہا ہے۔[(18)]

شرفِ بیعت سے سرفراز ہوئے

جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوٹ مٹھن شریف میں زیرِ تعلم تھے تو ہر سال کی طرح اس سال بھی قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوچ شریف تشریف لائے یہ خبر ملتے ہی قاضی محمد

عاقل چشتی نظامی اور آپ کے فرزند حضرت مولانا احمد علی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی زیارت کے لئے طلبہ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ اس دوران قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خصوصی کرم نوازی فرمائی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیّد جلالُ الدّین حسین بخاری سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ﴿*﴾ کے مزارِ اقدس کے سرہانے شرفِ بیعت سے نوازا۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ (19)

مرید کامل کی تلاش

فخرِ جہاں حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ﴿*﴾﴿*﴾ اپنے خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

﴿*﴾ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۵۹۵ھ میں بخارا (ازبکستان) میں ہوئی۔ تاحیات اِعلائے کلمۃُ الحق میں کوشاں، تبلیغِ دین میں مشغول، خلقِ خدا کی رشد وہدایات میں مصروف رہے، بے شمار خلق آپ سے مُستفیض ہوئی، ہزارہا لوگوں نے آپ سے راہِ ہدایت پائی، سینکڑوں اقوام حلقہ بگوشِ اسلام ہوئیں، اسلام کی بے پناہ اشاعت ہوئی، اوچ میں خانقاہ بخاریہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے ۱۹ جمادی الاولیٰ ۶۹۰ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک اوچ شریف (ضلع بہاول پور جنوبی پنجاب) پاکستان میں قبلۂ حاجات ہے۔ (بہاء الدین زکریا، ص ۱۰۳، ۱۰۶، اخبار الاخیار، ص ۶۱، تذکرہ اولیائے پاکستان، ۲/ ۲۴۳)

﴿*﴾﴿*﴾ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۱۲۶ھ مطابق 1717ء کو اورنگ آباد (حیدر آباد دکن، ہند) میں ہوئی، والد گرامی حضرت شاہ نظامُ الدِّین اورنگ آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر اساتذہ سے تعلیم وتربیت حاصل کی، والدِ گرامی سے بیعت ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے مشہور خلیفہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ۲۷ جُمادی الاُخریٰ مطابق 1784ء کو ہوا۔ حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار

www.dawateislami.net

سے پہلے ہی ایک مرید کامل مقام و مرتبے اور شخصی علامات سے آگاہ کر کے اشارہ فرما چکے تھے کہ یہ ''اوچ شریف'' میں ملے گا یہی وجہ تھی کہ ہر سال حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اوچ شریف تشریف لاتے اور مرشدِ کریم کے حکم کے مطابق اس مریدِ کامل کو تلاش فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے ایک مرید حضرت مولانا محمد حسین چشتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے ارشاد فرمایا: ''اے محمد حسین! تمہیں معلوم ہے کہ میں یہاں ہر سال کیوں آتا ہوں؟ پھر اس کی یہ وجہ بیان فرمائی: مَیں ایک شہباز کے شکار کے لئے آتا ہوں شاید وہ کسی طرح دام (جال) میں آجائے اور یہ پیر و مرشد حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا حکم ہے، میں نے اسی لئے یہ سفر اختیار کیا ہوا ہے آپ بھی دعا کیجئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شہباز کو میرے دام میں لے آئے۔'' جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیعت ہو گئے تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ارشاد فرمایا: مولانا صاحب! ہمیں مبارک باد دیجئے اس سال وہ شہباز ہمارے دام میں آگیا ہے۔[20]

مرشد کا حکم

قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے تین جلیلُ القدر خُلَفا حضرت مولانا نور محمد ثانی چشتی نظامی، حضرت محمد قاضی عاقل چشتی نظامی

مبارک ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/ ۸۹ تا ۹۵ ملخصاً، تاریخ مشائخ چشت، ص ۳۹۰)

www.dawateislami.net

اور حضرت علامہ حافظ جمالُ الدین ملتانی چشتی نظامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو لے کر پیر و مرشد حضرت مولانا خواجہ فخرُالدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دہلی حاضر ہوچکے تھے جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیعت ہوئے تو چند دن بعد پیر و مرشد نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حکم فرمایا: "**دہلی میں اپنے دادا پیر (یعنی حضرت مولانا خواجہ فخرُالدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی زیارت کے لئے جایئے۔**" لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی روانہ ہوگئے۔(21)

قلم دینے کی وصیّت

مرشد کے حکم کی تعمیل میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل اور کٹھن سفر کرتے ہوئے جب دہلی پہنچے تو معلوم ہوا کہ چند روز قبل ہی حضرت خواجہ فخرُالدّین چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصال فرماچکے ہیں۔ وصال سے قبل آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مریدِ خاص کو یہ وصیت فرماچکے تھے: "میاں نور محمد مہاروی کا ایک مرید "سلیمان" مجھ سے ملاقات کے لئے آرہا ہے، تقدیر میں ظاہری ملاقات نہیں ہے لہٰذا میرا سلام پہنچانا اور میرا یہ فولادی قلم انہیں دے دینا۔" چنانچہ جب حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی پہنچے تو مرید خاص نے دادا مرشد کی بیان کردہ علامات آپ میں پاکر وہ فولادی قلم آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دادا مرشد کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دی اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا۔(22)

www.dawateislami.net

پیرو مرشد کی زیرِ تربیت

دہلی سے واپس آکر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد حضرت نور محمد چشتی مہاروی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کم و بیش پانچ سال اِستِفادہ کرتے رہے۔ مُرشِد کی ہدایت کے مطابق مُجاہدے کرتے۔ تمام رات ذکر میں مصروف رہتے، مُرشِدِ کامل سے تصوّف کی کتابوں مثلاً فقرات، لوائح، عشرۂ کاملہ، آدابُ الطَّالبین اور فُصُوص الحِکَم کا درس لیتے، مسجد ہی میں قیام فرماتے اور کبھی کبھی مُرشِدِ کریم آپ سے ملاقات کے لئے خود بھی تشریف لے جاتے۔ (23)

معرفت کی دیگ کا مالک

حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نواب غازی الدّین خان کے یہاں قیام فرما تھے، نواب صاحب حضرت قبلۂ عالم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیر بھائی اور رازدار تھے، ایک روز آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **”نواب صاحب! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے معرفت سے بھری ہوئی ایک دیگ حضرت علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عطا فرمائی تھی پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ دیگ حضرت خواجہ حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عطا فرمائی یوں آگے سلسلہ بہ سلسلہ چلتی ہوئی حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدِّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچی تھی، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فقیر کو عنایت فرمائی۔ میں نے اس دیگ کو بہت خرچ کیا، اور تمام جہان والوں کو عطا کیا مگر اس دیگ میں کوئی کمی نہ**

www.dawateislami.net

ہوئی اسی طرح بھری ہوئی ہے۔" نواب صاحب نے عرض کیا: آپ کے بعد اس دیگ کا مالک آپ کے مریدوں میں سے کون ہو گا؟ ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہے کہ یہ دیگ محمد سلیمان روہیلہ ❁ کو دی جائے، میں اس حکم میں مجبور ہوں، اب یہ دیگ ان کی قسمت میں ہے۔ "نواب صاحب نے عرض کیا: وہ روہیلہ مجھے بھی دکھایئے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوالیا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضر ہوئے تو انہیں مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا: میاں صاحب! وہ کتاب فقرات جو آپ کو مطالعہ کے لئے دی تھی حفاظت سے رکھئے گا، ایسا نہ ہو کہ گم ہو جائے، وہ کتاب پیر و مرشد حضرت مولانا خواجہ فخرُ الدّین شاہجہاں آبادی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تبرُّک ہے اُنہوں نے مجھے عطا کی تھی۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: میں اس کتاب کو حفاظت سے رکھوں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بس یہی بات کہنے کے لئے آپ کو بلایا تھا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس چلے گئے تو حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: نواب صاحب! میری اس دیگ کا مالک یہی روہیلہ ہے۔(24)

حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مرید کی تربیت فرماتے، آپ کے روز و شب کے معمولات پر نظر رکھ کر قابلِ اصلاح پہلو کی جانب

❁ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ افغان تھے اسی لئے آپ کو "روہیلہ" کہہ کر بلایا جاتا تھا۔ (تاریخ مشائخ چشت، ص ۴۶۲)

www.dawateislami.net

توجہ فرماتے اور مقصد پر نظر رکھنے کی نصیحت فرماتے۔اس سلسلے میں ایک حکایت ملاحظہ کیجئے:

یہاں کس لئے آئے ہو؟

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز مہار شریف (نزد چشتیاں شریف) قیام کے دوران ایک کتاب کا مُطَالَعَہ کر رہا تھا، کھانے کو کچھ مُیَسّر نہ ہونے کی وجہ سے چند دن سے کھانا نہیں کھایا تھا، اچانک میری نظر صحن میں دانہ چگنے والے کبوتروں پر پڑی میں نے ایک سنگریزہ مارا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ سنگریزہ ایک کبوتر کو لگا اور وہ وہیں تڑپنے لگا، میں نے جلدی سے اُسے پکڑا، ذبح کیا اور بھوننے کے لئے تندور میں ڈال دیا۔ اتنے میں مجھے پیر و مُرشِد کی بارگاہ سے بلاوا آ گیا جب میں بارگاہِ مُرشِد میں پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ”اے روہیلہ! یہاں یادِ خدا کے لئے آئے ہو یا پرندوں کا گوشت کھانے کے لئے؟“ میں نے شرمندگی سے سر جھکا لیا، ارشاد فرمایا: ”جاؤ اور مطالعہ میں مصروف ہو جاؤ۔“ جب میں واپس آیا تو وہ کبوتر تندور میں جل چکا تھا۔[25]

دیدارِ مرشد کے ذریعے شفایابی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دیدارِ مُرشِد کی بدولت شفا پانے کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں: ایک دفعہ مجھے مہار شریف میں بخار ہو گیا، چند دن تک بخار رہنے کی وجہ سے کمزوری آ گئی اور میرا رنگ زرد ہو گیا، آخر مرض کی شدت، بے خوابی اور کم

www.dawateislami.net

خوری کی وجہ سے میری حالت بہت خراب ہوگئی، میں مسجد سے باہر آکر قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گزر گاہ پر یہ امید لے کر بیٹھ گیا کہ زیارتِ مُرشِد کی بدولت شفا نصیب ہوگی۔ جب قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، مرض کی شدت مُلاحَظہ کرکے ارشاد فرمایا: ”اے روہیلہ! تمہیں کیا ہوگیا ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”کئی دنوں سے مجھے بخار ہے۔“ فرمایا: ”تمہارے وطن میں بخار کا کیا علاج کرتے ہیں۔“ میں نے عرض کیا: ”روغنِ زرد کو بکری کی کھال میں پکا کر پلاتے ہیں۔“ فرمایا: ”تم بھی ایسا ہی کرو۔“ مگر اپنے پاس سے کوئی دوا دی، نہ کسی سے فرمایا کہ روغنِ زرد مہیا کیا جائے۔ حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جانے کے بعد میرا بخار اُتر گیا اور میں بالکل تندرست ہوگیا، آپ کی زیارت سے میری بیماری ختم ہوگئی۔ (26)

بے قرار والدہ کی خبر دی

ایک روز حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: ”اے روہیلہ! تمہاری والدہ تمہاری جدائی و فراق کے درد میں دن رات روتی ہے، اور اُن کے غمزدہ سینے سے آہیں نکلتی ہیں، آپ اپنی والدہ کے پاس جائیے مگر دیکھنا وہاں جا کر باغی نہ ہوجانا، اپنی والدہ سے ملاقات کرکے اور چند روز ان کی خدمت میں رہ کر ان کی تسلی کرکے پھر میرے پاس آجانا۔“ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی والدہ ماجِدہ کی خدمت میں روانہ ہوگئے۔ (27)

www.dawateislami.net

مرشد کی عطائیں

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بار گاہِ مُرشد سے ملنے والی عطاؤں کا یوں تذکرہ فرمایا: حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم پر اس قدر عنایت فرمائی ہے کہ ظاہری و باطنی نعمتیں ہمیں حاصل ہیں بلکہ روز بروز آپ کا فیض ہم پر زیادہ ہی ہو رہا ہے ہمیں کسی چیز کی مُحتاجی نہیں ہے۔(28)

پیر و مرشد کے دستِ مبارک کی برکت

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ ذکرِ مرشد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ مبارک میں عجیب تاثیر تھی کہ جو کوئی آپ کا ہاتھ پکڑتا ابتداء سے انتہاء تک حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتا تھا اور اگر کوئی ہمیشہ کی پابندی نہ کر سکتا تو آخر کار ضرور تائب ہو کر اپنے کام میں لگ جاتا۔ اس وقت خاص لوگوں میں سے ایسا شخص کوئی بھی نہیں (جس کے ہاتھ میں ایسی تاثیر ہو) یہ قَحْطُ الرِّجال کا زمانہ ہے۔(29)

وطن واپسی اور نکاح

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیر و مرشد کی بارگاہ میں رہ کر چھ سال اِکْتِسابِ فیض کیا اور پیر و مُرشِد نے کرم نوازی فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت سے نوازا۔ جب ۱۲۰۵ھ میں مُرشِدِ کریم کا وصال ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

www.dawateislami.net

وطن واپس آ گئے اور یہاں رہ کر فُیُوض و برکات لُٹانے لگے۔ والدہ ماجدہ کی خواہش پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نکاح عمر خان کی صاحبزادی بی بی صاحبہ سے ہوا۔(30)

نیک سیرت زوجہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ بی بی صاحبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نہایت نیک سیرت خاتون تھیں، تلاوتِ قرآن پاک، درود و سلام کی مشہور کتاب دلائلُ الخیرات کا وِرد، تہجد اور اِشْراق و چاشت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے معمولات میں شامل تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سخاوت کی اعلیٰ صفت سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے عورتوں کے لئے لنگر جاری فرمایا اور لنگر کی تقسیم کاری کے لئے بی بی ناظمہ کو مُقرَّر فرمایا۔(31)

اپنا زیور پیش کر دیا

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ اِشْراق و چاشت کی ادائیگی کے بعد ناشتے کے لئے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ملاحظہ فرمایا کہ لنگر خانہ سرد پڑا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لنگر کے اِنْتِظَام پر مُقرَّر خدا بخش کو طلب فرما کر وجہ پوچھی تو انہوں نے غلّہ دینے والے کا یہ پیغام آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کیا: جب تک گزشتہ قرض ادا نہیں ہو جاتا اس وقت تک غلہ نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر تشریف لے گئے۔ بی بی صاحبہ نے ناشتہ پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: ”آج نہیں کھاؤں گا کیوں کہ میرے فقیر بھوکے ہیں۔“ پھر بھوکا ہونے کا سبب بھی بیان کر دیا۔ بی بی صاحبہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پریشانی کے ازالے کی یہ صورت نکالی کہ اپنا تمام زیور لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کی: ”اسے فُقَرَاء کے لنگر میں خرچ کر دیجئے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت خوش ہوئے، ناشتہ فرمایا، باہر تشریف لائے اور زیور خدا بخش کے سپرد کر کے لنگر جاری کرنے کا حکم دیا۔(32)

اس حکایت سے وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں جو مال کی محبت کی وجہ صدقہ وخیرات نہیں کرتیں بلکہ اس سبب سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی ہیں اس سلسلے میں ایک روایت ملاحظہ کیجئے چنانچہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس عورت سے پوچھا: ”کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟“ اس عورت نے عرض کی: ”جی نہیں۔“ ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنا دے؟ یہ سنتے ہی اس نے وہ کنگن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے ڈال دیئے اور کہا: ”یہ اللہ اور اس کے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لئے ہیں۔“(33)

غیبی اشارہ

حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خلافت حاصل

www.dawateislami.net

کرنے کے بعد کچھ عرصے تک کسی کو بھی بیعت نہیں کیا جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرید کرنے اور مریدوں کی بخشش کا غیبی اشارہ ملا تو آپ نے مرید کرنا شروع کر دیا۔[34]

بروزِ قیامت مریدوں کو کیسے پہچانیں گے؟

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: آپ کے تو لاکھوں مرید ہیں سب کو امید ہے کہ بروزِ قیامت آپ وسیلہ بنیں گے، شفاعت کریں گے اور اپنے مریدوں کو نجات دلائیں گے۔ آپ قیامت کے دن اس مخلوق کے ہجوم میں اپنے غلاموں اور مریدوں کو کیسے پہچانیں گے؟ ارشاد فرمایا: تم نے نہیں دیکھا کہ سات آٹھ چرواہے اپنی اپنی بھیڑوں کو ایک دوسرے کی بھیڑوں کے ساتھ ملا کر چراگاہ میں چراتے ہیں، تمام بھیڑیں بالکل ایک طرح کی ہوتی ہیں مگر اندھیری رات کے وقت وہی چرواہے کس طرح اپنی اپنی بھیڑوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے اپنے اپنے گھر لے جاتے ہیں اسی طرح میں بھی اپنے مریدوں کی شناخت کر کے دوسروں سے جدا کر کے اپنے پاس لے جاؤں گا۔[35]

بارگاہِ رسالت میں مقام و مرتبہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں بھی اعلیٰ مقام و مرتبے پر فائز تھے چنانچہ ایک دفعہ سید احمد مدنی خلیفہ حرم کو نبیٔ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت ہوئی اور تونسہ شریف جا کر حضرت خواجہ محمد سلیمان

www.dawateislami.net

تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت کرنے کا حکم ہوا۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسی وقت روانہ ہو کر سنگھڑ شریف پہنچے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مرید ہوئے اور مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کے بہت سے تبرکات پیش کئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سید احمد مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم وفضل اور اعلیٰ اوصاف کا پیکر پا کر خلافت سے نوازا اور مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً روانہ کر دیا۔[36]

خواجۂ اجمیر کا حکم

ایک شخص اجمیر شریف سے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”میں نے اجمیر شریف حاضر ہو کر سات دن حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین سیّد حسن چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت بیان کی، ساتویں روز خواب میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور یہ حکم ارشاد فرمایا: ”سنگھڑ چلے جاؤ، وہاں جا کر خواجہ سلیمان کی خدمت میں عرض کرو، وہ تمہاری حاجت پوری کریں گے۔“ اور میری حاجت یہ ہے کہ میرا قرض ادا ہو جائے اور مجھے بیعت بھی کر لیں۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے مرید کرنے کے بعد فرمایا: ”ادائے قرض کی نیّت سے نمازِ عشاء کے بعد تین بار سورۂ مُزَمِّل پڑھا کرو اور یہ عمل ہمیشہ جاری رکھو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرض ادا ہو جائے گا۔“[37]

www.dawateislami.net

پیرِ کامل کی تلاش

شمسُ العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استادِ محترم حضرت مولانا محمد علی مکھڈوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دور کے بہت بڑے عالمِ دین اور صاحبِ دل بزرگ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اگرچہ ظاہراً درس و تدریس میں مشغول رہتے تھے لیکن باطناً محبتِ الٰہی کے جوش سے رات دن اشکباری فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایسے پیرِ کامل کی تلاش تھی جو دل کی دُنیا کو معرفتِ الٰہی کے جلوؤں سے آباد کر کے دولتِ سکون سے مالا مال کر دے۔ ایک دن کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے سُلطانُ العارِفین، شہبازِ طریقت، پیر پٹھان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر کچھ اس انداز سے کیا کہ آپ کا دل اِن کی زیارت کے لئے بے قرار ہو گیا۔ اس وقت حضرت خواجہ شمسُ الدّین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر اٹھارہ سال تھی، علمِ حدیث و فقہ حاصل کر چکے تھے اور دل میں باطنی تعلیم کا بھی ذوق شوق تھا۔ چنانچہ اُستادِ مُحترم نے اپنے شاگردِ رشید (حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو ساتھ لیا اور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دونوں کو مرید کر لیا۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد استاد و شاگرد واپس مکھڈ شریف (ضلع اٹک) آ گئے۔[38]

www.dawateislami.net

مسلمانوں کے خیر خواہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دوسروں کے دکھ، درد اور تکلیف میں مدد کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دے کر دلجوئی اور دادرسی کے ذریعے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہیں، خیر خواہی سے بھرپور یہ سلوک معاشرے کو حسین و جمیل بناتا اور اِن اعلیٰ اوصاف کی حامل شخصیات کو صدیوں تک ذہنوں میں بساتا ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک ذات بھی خیر خواہی میں بے مثال تھی، کبھی تو اس خیر خواہی کا اظہار اِیثار کی صورت میں یوں ہوتا کہ جب کابل و قندھار وغیرہ سے آنے والے پستہ، کشمش، بادام، انگور اور دیگر طرح طرح کے میوے آپ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ تمام کے تمام درویشوں میں تقسیم فرمادیتے، آپ کی مبارک ذات سے شانِ بے نیازی جھلکتی تھی۔ سخاوت وفیاضی کا عالم یہ تھا کہ ہزاروں کی مہمان نوازی اور قیام کی سہولت فراہم کرنے کی ذمہ داری آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لے رکھی تھی۔ ان اعلیٰ صفات کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت عوام وخواص دونوں میں مقبول تھی۔ (39)

افضل کیا ہے؟

ایک مرتبہ کسی شخص نے عرض کی: کم بولنے اور خاموش رہنے میں افضل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: علما کے لئے بولنا اچھا ہے اور درویش کے لئے خاموش رہنا

www.dawateislami.net

بہتر ہے کیوں کہ قیامت کے دن ہر ایک سے اس کے اعمال کی پُرسش ہو گی علما سے علم اور صوفیا سے پردہ پوشی اور خاموشی کے متعلق پوچھا جائے گا۔[40]

سنّت کے مطابق میں زندگی گزارتے

حضرت خواجہ شمس الدّین سیالوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے تمام اخلاق و عادات اور اقوال و افعال سنّتِ نبوی کے مطابق تھے۔[41]

ظلم وستم کا انجام

جب لوگ والیٔ سنگھڑ نواب اسد خان کے ظلم و ستم سے تنگ آگئے تو حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں اُس کی شکایت کی، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اُسے اپنی بارگاہ میں طلب کیا اور ارشاد فرمایا: تمہاری حکومت میں ہمیں صرف اتنا فائدہ ہے کہ اذان کی آواز سُن لیتے ہیں، ظلم و ستم روک دے ورنہ میں تو سکھوں کی فوج کو یہاں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن نواب اسد خان ظلم سے باز نہ آیا، تھوڑے دنوں میں سکھوں کا لشکر آگیا اور جس ٹیلے کی طرف آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اشارہ کیا تھا وہیں آکر ڈیرہ ڈالا۔ بعد میں جب لوگوں نے اس بارے میں عرض کیا تو فرمایا: اَعۡمَالُکُمۡ عُمّالُکُم (یعنی تمہارے اعمال ہی تمہارے حاکم ہیں) تم نے جب شریعت کی پابندی چھوڑ دی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر کافروں کو مُسلّط کر دیا ہے۔[42]

www.dawateislami.net

افسوس صد افسوس ! آج کل مسلمان اپنے اَنْجام سے بے خوف ہوکر ظلم وزیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرنے، ان کے مال و جائیداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس طرح مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایسا شخص دنیا میں بھی کئی دردناک حالات سے دوچار ہوتا ہے۔ حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ [43] یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کری (سخت) ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

اُسے ایمان جانے کا خوف نہیں؟

ایک شخص نے عرض کی: میری بیوی لوگوں کے ساتھ فریب کرتی ہے اور غلّے میں مٹی ملا دیتی ہے۔ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اُس عورت کو اپنا ایمان جانے کا خوف نہیں ہے؟ اگر اس کو اپنے ایمان کا خوف ہوتا تو ہرگز لوگوں کے ساتھ دھوکا نہ کرتی۔[44]

کون سی کتاب نہیں پڑھنی چاہیے؟

ایک موقع پر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جو کتابیں بدمذہبوں نے تصنیف کی ہیں ان کو نہیں پڑھنا چاہیے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات ذہن نشین کرانے کے لئے ارشاد فرمایا: حضرت مخدوم بہاء الدین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو اُس کتاب کے پڑھنے سے منع فرمایا جس کا مُصنّف معتزلی ٭ تھا۔[45]

اچھے اور برے اعمال کا نتیجہ

اچھے اور برے اعمال کے نتیجے کے بارے میں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سالک کو چاہیے کہ نیکیاں کرنے کی کوشش کرے کیوں کہ قیامت کے دن جنّت کو طرح طرح کے میووں، نہروں، حوروں اور محلّات سے ہر ایک کے نیک اعمال کی مقدار میں پُر کیا جائے گا اسی طرح دوزخ کو بچھوؤں، سانپوں اور آگ سے

٭ معتزلہ وہ پہلا فرقہ ہے جس کے عقائد سنتِ ظاہرہ اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طرزِ عمل کے خلاف تھے۔ (شرح عقائد نسفیہ، ص ۵۵)

www.dawateislami.net

ہر ایک کے بُرے اعمال کے مطابق پُر کیا جائے گا اُس روز ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق اجر دیا جائے گا۔ (46)

طلبِ دنیا کی مذمت

بہاول خان ثانی نے نظامِ سلطنت سنبھالتے ہی بڑی رقم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں پیش کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو روز میں یہ رقم مسکینوں، یتیموں، بیوہ عورتوں، علما اور سادات میں تقسیم کروادی۔ بعض لوگوں نے ایک دوسرے سے رقم نہ ملنے یا کم ملنے کی شکایت کی اور اس کی اطلاع جب آپ کی بارگاہ میں پہنچی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: **ایک لوہار کو حق تعالیٰ نے اتنا ملکہ دیا ہے کہ وہ معلوم کر سکتا ہے کہ اس لوہے سے ہتھیار بن سکتا ہے اور اس لوہے سے فلاں چیز بن سکتی ہے اسی طرح بڑھئی کو لکڑی کی پہچان کا علم دیا اور کسان کو زمین کی شناخت کا کہ اس زمین میں فلاں فلاں چیز کاشت کی جاسکتی ہے۔ ہمارے پاس آدمیوں کی دکان ہے کسی کا حال میرے علم وشناخت سے خارج نہیں ہے۔** (47)

بارگاہِ مرشد میں عرض پیش کرنے کا حکم

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس میں ہزاروں آدمیوں کے ساتھ مہار شریف تشریف لائے ہوئے تھے، اس سال قحط سالی کی وجہ سے قیمت کے بدلے اناج ملنا دشوار ہو گیا تھا ان حالات سے پریشان ہو کر مولانا خدا بخش

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور تمام صورتِ حال عرض کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس مسئلے کا یہ حل ارشاد فرمایا: حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ پر جاکر یہ عرض کیجئے: "ہم آپ کے مہمان ہیں اور ہمیں قیمت دے کر بھی غلہ میسّر نہیں ہر شخص اپنے مہمان کی خاطر داری کرتا ہے۔" اب آپ جایئے۔ چنانچہ مولانا خدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مزار شریف حاضر ہوئے اور جب عرض پیش کر کے واپس پلٹے تو عرض کا اثر ہاتھوں ہاتھ یوں دیکھا کہ باجرے وغیرہ سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطاریں آرہی ہیں لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ تمام غلّہ خرید لیا۔ (48)

بلند مرتبہ کیسے ملا؟

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مہار شریف جارہے تھے وہاں پہنچ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا اور وہاں اپنی سواری کھڑی کردی اور اپنے سینۂ بے کینہ سے آہِ سرد بھرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: یہ دوسرا راستہ سیدھا ہمارا راستہ ہے اسی راستے سے قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی میں جایا کرتا تھا، اس راستے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس مرتبے تک پہنچایا ہے کہ اگر اپنے لنگر میں سونے اور چاندی کی روٹی تقسیم کرنا چاہوں تو پیرو مرشد حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طفیل تقسیم کر سکتا ہوں۔ (49)

www.dawateislami.net

تصوّرِ شیخ کا معمول

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ مغرب اور نمازِ تہجد کی ادائیگی کے بعد کسی کپڑے کا دامن گلے میں ڈالے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے بڑی نیاز مندی سے امداد طلب کرتے، سو بار "یا شیخ حضرت خواجہ نور محمد"، سو بار "یا مولٰینا حضرت خواجہ نور محمد" اور چند بار "کُن لِیْ مَدَداً یا شیخ" پڑھتے۔(50)

صحبتِ مرشد کی اہمیت

ایک موقع پر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحبتِ مُرشد کی اہمیت کو یوں اُجاگر فرمایا: سالک (یعنی مرید) کو چاہیئے کہ مرشد کامل کا دامن پکڑ کر ہمیشہ اس کی صحبت میں رہے تاکہ اس کو وُصُول اِلَی اللہ کا مرتبہ نصیب ہو جو لوگ شیخِ کامل کی صحبت کے بغیر ریاضت اور زہد و ورع میں کوشش کرتے ہیں ان کو شریعت کی پابندی کا اہتمام نہیں رہتا اور یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔(51)

کیا اولیا سے فیض ملتا ہے؟

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خادمِ خاص نے عرض کی: مزاراتِ اولیا سے فیض ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر کوئی مزارات سے فیض کا پوچھے (تو میں جواب دوں گا کہ) میں اپنے پیر کی صحبتِ ظاہری پانچ سال حاصل کر سکا مگر باقی تمام (فیض) مزارِ حضرت قبلہ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت و فیض سے حاصل کیا اور جو کچھ مجھے حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

www.dawateislami.net

کے مزار مبارک سے حاصل ہوا ہے میں ہی جانتا ہوں۔ (52)

دو مرتبہ اجمیر شریف حاضری

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو مرتبہ اجمیر شریف (راجستھان ہند) میں حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین سیّد حسن چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی۔ (53)

شب و روز کے معمولات

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اوقات کے بے حد پابند تھے، اور اپنے معمولات کا سفر و حضر میں بڑا خیال رکھتے تھے، عادتِ مبارکہ تھی کہ فجر کی سنتیں اپنے حجرے میں پڑھ کر مسجد تشریف لے جاتے، باجماعت نمازِ فجر ادا فرماتے پھر تنہائی میں اپنے مصلے پر بیٹھ جاتے اوراورادووظائف میں مشغول رہتے، اس کے بعد اشراق وچاشت کے نوافل ادا فرماتے، دلائلُ الخیرات پڑھتے اس دوران حجرہ بند رہتا صرف حاجت مند کو آنے کی اجازت ہوتی۔ پھر آپ ناشتہ فرماتے پھر لوگوں کے درمیان تشریف لاتے، تصوّف کی کُتب احیاءُ العلوم، فوائدُ الفواد، فتوحاتِ مکیہ، فُصُوصُ الحِکَم اور نفحاتُ الاُنس کی تدریس کا سلسلہ ہوتا۔ درس و تدریس سے فراغت کے بعد قیلولہ فرماتے، نمازِ ظہر کے لئے بیدار ہوتے وضو کرکے نماز باجماعت ادافرماتے، اوراد و وظائف پڑھتے، نمازِ عصر تک شرعی مسائل بیان کرنے کا سلسلہ ہوتا، عصر کی نماز ادا فرمانے کے بعد اکثر مُراقبہ اور

www.dawateislami.net

اِسْتِغْراق میں مشغول رہتے۔ نمازِ مغرب تازہ وضو سے ادا فرماتے پھر صلوٰۃُ الاَوّابین ادا فرماتے۔ پھر حجرے میں تشریف لاکر کھانا تَناوُل فرماتے، اس کے بعد وعظ و نصیحت کا سلسلہ ہوتا، پھر ختمِ خواجگان پڑھتے البتہ رمضانُ المبارک میں ختمِ خواجگان بعد نمازِ عصر پڑھتے۔ نمازِ عشاء کے لئے تشریف لاتے اور باجماعت نماز ادا فرماتے، عشاء کے بعد کسی سے بات چیت کرنا ناپسند فرماتے، سونے سے قبل سُرمہ لگاتے اور پھر آرام کے لئے لیٹ جاتے۔ پھر تہجد میں بیدار ہوکر بارہ رکعت ادا فرماتے اوراوراد و وظائف میں مشغول ہوجاتے۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد تشریف لے جاتے۔ سالہاسال تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہی معمول رہا۔[54]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب و روز کے معمولات کا نمایاں پہلو ”اِسْتِقَامَت“ ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو علی جوزجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اِسْتِقَامَت اختیار کرو، کرامت کے طلب گار نہ بنو کیونکہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں مُتَحَرِّک ہے حالانکہ تمہارا ربّ عَزَّوَجَلَّ تم سے اِسْتِقَامَت کا مُطالبہ فرماتا ہے۔“[55] بزرگانِ دین عَلَیْہِمْ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے کئی کئی بَرَس مسلسل روزے بھی رکھے روزانہ تین تین سو، پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار نوافل ادا کیے۔ روزانہ پورا قرآنِ پاک تلاوت کرلیتے، کئی کئی ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا کرتے۔ یہ سب کیسے ہوجاتا اور پابندی کے ساتھ ایسے عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت اُمور کس طرح انجام دے لیتے تھے؟ آخر وہ کون سی طاقت تھی؟ وہ استقامت کا

www.dawateislami.net

انعام تھا جو شیطان کے ہر وار کو ناکام بنادیتا تھا، اگر آپ بھی اپنے اندر اِسْتِقامت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ان مدنی پھولوں پر عمل کیجئے:

(۱)مثبت ذہن رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ذہن منفی خیالات کی پناہ گاہ ہوتا ہے اس کا دماغ کسی بھی طرح سکون نہیں پاتا اور نہ ہی اچھی سوچ اس ذہن میں پروان چڑھتی ہے ۔ اس کی نحوست سے بندہ بے جا فکروں میں گھِرا رہتا ہے اور بسا اوقات جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں بندہ نیکیاں نہیں کرپاتا اور اگر نیکیاں اختیار کرلے تو ان پر اِسْتِقامت نہیں ملتی۔ لہٰذا اِسْتِقامت پانے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ آپ مُثْبَت ذہن رکھئے۔

(۲)اصلاح خندہ پیشانی سے قبول کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی درخت کی خوب صورتی وقتاً فوقتاً اس کی کانٹ چھانٹ سے برقرار رہتی ہے ایسے ہی انسان کی ذاتی خوبیوں کو نکھارنے کے لیے اِصلاح کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اگر کسی کام میں اِصلاح کا مدنی پھول پیش کیا جائے تو ہمت ہارنے ، وہ کام چھوڑدینے اور اصلاح کرنے والے سے اُلجھنے کے بجائے اصلاح قبول کیجئے اس کی بدولت آپ کی کارکردگی اور صلاحیت میں کئی گُنا اضافہ ہوگا۔

(۳) نیک بننے کے نسخے اپنایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں پر استقامت نہ ملنے کی بہت بڑی

www.dawateislami.net

وجہ نیک بننے کے نسخے نہ اپنانا بھی ہے کیوں کہ کسی بھی خامی کو دور کرنے کے لئے اس کا علاج بہت ضروری ہوتا ہے اور اِسْتِقَامت جیسی خوبی پیدا کرنے کے لئے نیک بننے کے نسخے اپنانا بے حد مفید ہے۔نیک اعمال پر استقامت پانے کا ایک مدنی نسخہ یہ بھی ہے کہ آپ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، امیر اہل سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے عطا کردہ عظیم مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" کے تحت خود بھی مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، مدنی مرکز کے دیئے ہوئے جدول کے مطابق ہر ماہ تین دن مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے بچنے، نیک اَعمال کرنے، اُن پر استقامت حاصل کرنے اور آخرت کے لیے کڑھنے کا مدنی ذہن بنے گا۔

ایمان پہ ربِّ رحمت دے دے تو استقامت ۔۔۔ دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

خوراک

حضرت خواجہ شمسُ الدِّین سیالوی چشتی نظامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه کی خوراک نہایت سادہ اور

www.dawateislami.net

مختصر تھی، آپ اکثر گرم سادہ روٹی گوشت کے شوربے کے ساتھ تناوُل فرماتے جس میں گھی کی بہت معمولی مقدار شامل ہوتی۔ کھانا کھاتے وقت پانی سے بھرا پیالہ بھی موجود ہوتا ایک لقمہ تھوڑا ساچباتے بعد میں پانی نوش فرماتے یوں کھانا بہت کم مقدار میں کھایا جاتا۔(56)

مصیبت وبلا دور کرنے والے دو عمل

حضرت پیر پٹھان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غم، پریشانی اور مصیبت و بلا سے چھٹکارا پانے کے لئے ارشاد فرمایا: (1) ہر مصیبت و بلا جو لوگوں پر نازل ہوتی ہے اسے درود شریف دفع (دور) کر دیتا ہے۔(2) اپنی توفیق کے مطابق صدقہ دینا کیونکہ صدقہ بلا کو دور کرتا ہے۔"(57)

دلجوئی بھی اور دادرسی بھی

قاضی نور محمد کی دو بیٹیاں تھیں اولادِ نرینہ کے خواہش مند تھے، ایک بار حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اولادِ نرینہ کے لئے عرض کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بیٹا عطا فرمائے گا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قاضی صاحب کو بیٹے کی نعمت عطا فرمائی لیکن جب وہ دو سال کا ہوا تو اسے چیچک ہو گئی اور آنکھیں درد کرنے لگیں جس کی وجہ سے بینائی چلے جانے کا خطرہ ہوا، قاضی صاحب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: غریب نواز! میں نے نابینا بیٹا نہیں مانگا تھا یہ آپ کا بیٹا حاضر ہے یا تو اس کی آنکھیں ٹھیک کر دیجئے یا اسے اپنے پاس رکھئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْه نے قاضی صاحب سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا عطا فرمائے گا۔ پانچ دن گزرنے کے باوجود بیٹے کی حالت جوں کی توں رہی تو قاضی صاحب نے حاضر ہو کر مراد پوری نہ ہونے کی شکایت کی اس مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بچے کی آنکھوں پر دم کیا اور ارشاد فرمایا: ”جایئے! اللہ تعالیٰ اُسے شفا عطا فرمائے گا۔“ قاضی صاحب نے (ناز میں) عرض کی: ایسا نہ ہو مجھے اس کام کے لئے دوبارہ آنا پڑے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کام کے لئے دوبارہ نہیں آنا پڑے گا۔ قاضی صاحب واپس گھر آگئے اور اللہ تعالیٰ نے اُسی روز ان کے بیٹے کو شفایاب فرما دیا۔(58)

درودِ پاک باعثِ نجات

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه غمگین اور افسردہ تھے جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: آج بارہویں صدی کا پہلا دن ہے اِس وجہ سے غمگین ہوں کہ یہ دور ایسا زبوں ہے کہ اس دور میں لوگوں کا ایمان کم رہ جائے گا مگر صرف وہ بچیں گے جو اللہ والوں کا دامن پکڑلیں گے اور وہی ہوں گے جن کو زوالِ ایمان کا خطرہ نہ ہوگا جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود پڑھے گا اس کا ایمان سلامت رہے گا۔(59)

عام وخاص میں فرق

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے عام و خاص کا فرق بیان کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: ایک عام اور خاص شخص کے درمیان فرق صرف اتنا ہے کہ جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے اوراس کے دل میں زیادتی کی طلب و حرص نہیں ہوتی وہ خواص میں سے ہوتا ہے اور جس کا حال اس کے برعکس وہ عوام میں سے ہوتا ہے۔(60)

فہم و فراست کو خطا سے محفوظ رکھنے کا نسخہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فہم و فراست کو بچانے کا یہ نسخہ ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنی آنکھ محارم (حرام کردہ چیزوں) سے بند رکھتا ہے (یعنی بد نگاہی نہیں کرتا) اوراپنے نفس کو خواہشات اور شہوات سے روکتا ہے، اپنے باطن کو دوامِ مُراقبہ سے اوراپنے ظاہر کو اِتّبَاعِ سُنّت سے سنوارتا ہے اس کی فراست کبھی خطا نہیں کرتی۔(61)

دعا قبول نہ ہونے کی حکمت

ایک شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت مولانا گل محمد چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد عرض کی: آپ نے اپنے بیٹے کی شفایابی اورزندگی کے لئے بارگاہِ الٰہی میں کیوں عرض نہیں کی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو اپنے بندوں کی دعا قبول فرماتا ہے رد نہیں فرماتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ کام ہر وقت درویش کے اختیار میں نہیں ہوتا دعا کرنا بندے کا کام ہے اور قبول کرنا نہ کرنا اس کی مشیت پر موقوف ہے وہ ذاتِ پاک مَالِكُ الْمُلْك ہے جو چاہتی ہے کرتی ہے کسی کو اس کی جناب میں دم مارنے کا حوصلہ نہیں ہے۔(62)

www.dawateislami.net

انسان کا سب سے سخت دشمن

نَفْس انسان کا پوشیدہ دُشمن ہے اور جو دُشمن نِگاہوں سے اَوجھل ہوتا ہے وہ نظر آنے والے دُشمن سے کہیں زِیادہ مُوذِی وخطرناک ہوتا ہے۔ نفس پر مہربانی اُسے مزید دشمنی پر اُبھارتی ہے چنانچہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: انسان کا نفس اس کے تمام دشمنوں سے زیادہ سخت دشمن ہے کیونکہ جس دشمن کے ساتھ بھی مہربانی کی جائے وہ فرمانبردار ہوجاتا ہے بخلاف نفس کے، اس کے ساتھ جس قدر مہربانی کروگے زیادہ دشمنی کرے گا۔ (63)

ایمان کے زوال کا سبب

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی عادتِ مبارکہ تھی کہ بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کا ذہن دیتے چنانچہ ایک شخص بدمذہبوں کے یہاں ملازم تھا جب وہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے اشاد فرمایا: **"تم اور تمہارا بھائی ملازمت کی وجہ سے ہر وقت بدمذہبوں کی صحبت میں رہتے ہو اس لئے ڈرتے رہا کرو کہیں اُن کی صحبت سے متاثر نہ ہو جاؤ۔"** جب وہ بدمذہبوں کی ملازمت چھوڑ کر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بدمذہبیت کی نحوست ذہن نشین کراتے ہوئے ارشاد فرمایا: **"بدمذہبوں کی صحبت میں رِہ کر طرح طرح کی نعمتیں حاصل کرنے سے بھوکا مر جانا بہتر ہے کیوں کہ اس قسم کی صُحبت ایمان کے زوال کا باعث ہوتی ہے۔"** (64)

www.dawateislami.net

کامیاب کون؟

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کامیابی کا نسخہ عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: دین و دنیا میں کامیابی صرف ان لوگوں نے حاصل کی ہے جنہوں نے اللہ اللہ کیا ہے اور اس پر ہمیشگی اختیار کی ہے۔ (65)

دنیاداروں کی مثال

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا داروں کی مثال گدھے کی ہے جو کہ بوجھ کو پیٹھ پر اٹھاتا رہتا ہے اسی طرح اہلِ دنیا، دنیا کی طلب میں (جو کہ نجاست اور گندگی کے بوجھ کے سوا اور کچھ نہیں ہے) ہمیشہ حیران و سرگرداں رہتے ہیں، قناعت نہیں کرتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں، آخر کار دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جاتے ہیں۔ (66)

"غیبت" چوری سے زیادہ بری ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غیبت کی مذمت و برائی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غیبت کرنا چوری کرنے سے زیادہ برا ہے، کیونکہ چوری کرنے سے تو چور چوری کی ہوئی چیز سے کچھ فائدہ بھی اٹھالیتا ہے، لیکن غیبت میں کوئی ظاہری فائدہ بھی نہیں، بلکہ غیبت کرنے والے کے تمام نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ (67)

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: قرآن و حدیث اور

www.dawateislami.net

اقوالِ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھرجھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر مُلاحَظہ فرمائیے: * غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے * غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے * بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی * غیبت سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے * غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں * غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے * غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخِل ہو گا، اَلغَرَض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے * غیبت زنا سے سخت تر ہے * مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے * غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُودار ہو جائے * غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا * غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے * غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا! * غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا * غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جارہا تھا * غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھے گا * غیبت کرنے والا جہنَّم کا بندر ہو گا * غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا * غیبت کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنَّمی بھی بیزار ہوں گے * غیبت کرنے والا سب سے پہلے

www.dawateislami.net

جہنَّم میں جائے گا۔ (68)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ربِّ کریم کی ایک صفت کا تذکرہ

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بندہ جب کسی کا کوئی گناہ دیکھتا ہے تو وہ اس کی وجہ سے اُسے ذلیل و خوار کرتا ہے، مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل سے ستّاری کرتا (گناہ چھپاتا) ہے اور معاف فرمادیتا ہے۔ (69)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کی عیب پوشی کرتے ہوئے اپنے عیبوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ جب کبھی دوسرے کا عیب بیان کرنے کو جی چاہے اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتوجِّہ ہو کر انہیں دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے کہ یہ بہت بڑی سعادت مندی ہے چنانچہ نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اس کے عیوب نے لوگوں کی عیب جوئی سے پھیر دیا۔ (70) لہٰذا اگر کسی کے عیبوں پر نظر پڑ جائے تو اپنے عیبوں کو یاد کیجئے اور صرفِ نظر کیجئے اس سلسلے میں دو روایات ملاحظہ فرمایئے: (1) جو مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔" (71) (2) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کا فرمان ہے: جب تو کسی کے عُیُوب بیان کرنے کا اِرادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔ (72)

www.dawateislami.net

چیونٹی کی حرص

ایک بار حضرت پیر پٹھان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: چیونٹی ایک سال میں گندم کا ایک دانہ کھاتی ہے لیکن حرص کے سبب رات دن سرگرداں رہتی ہے اور آرام نہیں کرتی، سالک کو چاہئے کہ قانِع (قناعت کرنے والا) اور شاکر (شکر کرنے والا) ہو چیونٹی کی طرح حریص نہ ہو۔(73)

مردہ لڑکا اُٹھ کر بیٹھ گیا

ایک بوڑھی عورت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے ہوئے حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میرا ایک ہی بیٹا تھا جو اب مر گیا ہے۔ اس بوڑھی عورت کی دادرسی کے لئے آپ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ لڑکا مردہ پڑا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خادم کو نبض دیکھنے کا حکم دیا، خادم نے نبض دیکھی مگر اسے کچھ سمجھ نہ آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آگے بڑھے، اس کی نبض پر ہاتھ رکھ کر قلبی توجہ فرمائی جس کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ وہ لڑکا اُٹھ کر بیٹھ گیا اور بوڑھی عورت کے آنسو تھم گئے۔(74)

کرم نوازی اور انکساری کے پیکر

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خانقاہ میں جلوہ افروز تھے کہ احمد نامی شخص پانی سے بھرا برتن لے کر حاضر ہوا اور عرض کی: حضور! میں نے کنواں کھدوایا ہے یہ اسی کا پانی ہے نوش فرما کر ارشاد فرمایئے کہ کیسا ہے؟ آپ

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی دلجوئی کے لئے پانی پیا اور خوش ہو کر فرمایا: تمہارے کنویں کا پانی تو دادو والے کنویں کے پانی سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ سب آپ ہی کی مہربانی ہے، اگر آپ دوسو روپے عطا نہ فرماتے تو میں یہ کنواں نہیں کھدوا سکتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ سُن کر فرمایا: دینے اور دلانے والا اللہ ہے "میں" درمیان میں کہاں سے آگیا۔ (75)

ولی کے تصور نے جان دی

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں ایک سپاہی حاضر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: تم گزشتہ دنوں خونریز لڑائیوں میں حصہ لیتے رہے پھر بھی بچ کر یہاں آگئے؟ اس نے عرض کی: حضور! بے شمار دشمن تلواریں لئے مجھے مارنے کے درپے تھے، میں نے فوراً دل میں آپ کا تصوّر کیا، اس وقت یوں لگا کہ مجھے دشمن کے نرغے سے نکال کر پہاڑی کے پیچھے پھینک دیا گیا ہے۔ اپنی جان بچنے پر ہی آپ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ (76)

مشکل کشائی کا سلیمانی نسخہ

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آتی تو اسے فرماتے: قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک گائے ذبح کر کے خیرات کرو اور اگر گائے موجود نہ ہوتی تو اسے فرماتے کہ گائے کی قیمت پانچ چھ روپیہ ادا کرو تاکہ

www.dawateislami.net

کہیں سے خرید کر حضرت قبلۂ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ شریف میں ذبح کی جائے (اور خانقاہ کے فقرا و مساکین میں گوشت بطورِ خیرات تقسیم کیا جائے) ایسا کرنے سے بیماریاں دور ہوتیں اور مُشکِلات حل ہوجایا کرتیں۔ (77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیادار کی دوستی کا اعتبار نہیں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح دنیا سے بے رغبتی اپنانے کی ترغیب دیا کرتے اسی طرح دنیاداروں سے دور رہنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ والوں کی دوستی دونوں جہانوں میں کام آتی ہے، لیکن دنیاداروں کی دوستی کا کوئی اعتبار نہیں۔ (78)

ایک روٹی کم کروادی

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جاری کردہ لنگر شریف سے ہر درویش کے لئے دو روٹیاں مُقرّر تھیں۔ ایک دن اِشراق و چاشت ادا فرمانے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں دو درویشوں کو باہم دست و گریبان دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لنگر کی ذمہ داری پر مُتَعَیَّن فرد کو بُلا کر ارشاد فرمایا: ان درویشوں کو میں روٹی یادِ خدا کے لئے دیتا ہوں جب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں تو طاقت آنے پر آپس میں لڑتے ہیں، آج کے بعد ایک روٹی دینا تاکہ بھوکے رہیں اور کسی کو لڑائی یاد نہ آئے۔ جو کوئی خدا کا طالب ہے اور میری

www.dawateislami.net

محبت میں مبتلا ہے تو وہ یہاں رہے گا اور جو صرف نفس کا طالب ہے اور صرف روٹی کے لئے پڑا ہے وہ خود بھوکا رہ کر چلا جائے گا۔ (79)

رشوت خور قاضی کی قبر میں ڈال دوں گا!

ایک مرتبہ آپ کی بارگاہ میں سنگھڑ سے بارش کی دعا کرانے کے لئے لوگ حاضر ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اُٹھے اور بادل کو میرا یہ پیغام دے: اگر ابھی بارش ہو جائے اور پہاڑی نالہ میں پانی آجائے تو بہتر ورنہ تمہیں رشوت خور قاضی کی قبر میں ڈال دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اسی وقت بادل آئے، خوب بارش ہوئی جس سے تمام علاقہ سیراب ہو گیا۔ (80)

مقامِ محبوبیت پر فائز

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید حاجی خان کاتب فرماتے ہیں: مَیں ایک دن پاک پتن شریف حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس میں حاضر تھا حضرت میاں محمد باقر چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے میں ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ جب میں نے اپنا تَعَارُف حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرید ہونے کی حیثیت سے کرایا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”جانتے ہو تمہارے پیر کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ عرض کیا: آپ ہی ارشاد فرمادیجئے۔ فرمایا: حق تعالیٰ نے تمہارے پیر کو درجۂ مَحبوبیت عطا کیا ہے کہ قُطبِیّت و غوثیت کے تمام مقامات طے کرکے مقامِ محبوبیت پر پہنچ گئے ہیں۔“ (81)

www.dawateislami.net

دینی خدمات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اشاعتِ دین کو اپنی حیاتِ طیّبہ کی اصل قرار دیا، عمر بھر مَسندِ علم وحکمت بچھائے رکھی، عُلُوم ومَعارِف کی تَرْوِیج وترقی کے لئے مصروفِ عمل رہے، آپ کی جلائی ہوئی شمع کے گرد، دُور دُور سے پروانے جمع ہوئے، آپ کے فیضان سے ہزاروں ارادت مندوں نے فیض پایا، آپ کی آمد سے تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) مرجعِ اَنام اور مرکزِ علم وعرفان بن گیا، طالبانِ حق سینکڑوں میل طے کر کے تحصیلِ فیض کے لئے تونسہ شریف کی خاک کو چومنے پہنچے۔ اسلام کے عالمگیر پیغام سے انسانیت کو روشناس کرانے اور اس کی ابدی سچائیوں کو انسانی قلوب واذہان میں راسخ کرنے کے لئے جو کارنامہ اور عملی نمونہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیش کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔[82]

اولادِ امجاد

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تین شہزادے تھے: (1) حضرت خواجہ گل محمد چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (2) حضرت خواجہ درویش محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (3) غوثِ زماں حضرت عبدُ اللہ معصوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ ان تینوں شہزادوں کا انتقال آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ظاہری حیات ہی میں ہو گیا تھا۔[83]

خلفائے عظام

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے بے شمار لوگ

www.dawateislami.net

فیض یاب ہوئے جن میں عوام وخواص دونوں شامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے جس کو اہل پایا اُسے اپنی صحبت سے نواز کر مزید تراشہ اور خلافت عطافرما کر فیضانِ اسلام عام کرنے لئے بھیج دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلفائے عظام کی تعداد ستّر ہے[84] اُن میں سے چند کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

(1)حضرت صاحبزادہ خواجہ گل محمد چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے فرزند اور مرید و خلیفہ ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجزی و انکساری کے پیکر اور مخلوقِ خدا پر شفیق تھے، آپ کے دریائے سخاوت سے ہر ایک فیض یاب ہوتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال والدِ گرامی کی حیات میں ۱۱ رمضان المبارک ۱۲۶۰ھ کو ہوا۔[85]

(2)نبیرۂ پیر پٹھان حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پوتے اور حضرت خواجہ گل محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہزادے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ماہِ ذوالحجۃ ۱۲۴۱ھ میں ہوئی، ظاہری تعلیم سے فراغت کے بعد باطنی تعلیم اپنے دادا حضور سے حاصل کی۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت حاصل تھی، دادا حضور کے وصال کے بعد

www.dawateislami.net

آپ ہی جانشین مقرر ہوئے۔پنجاب، ہند اور خراسان کے سینکڑوں لوگ آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر فیض یاب ہوئے۔عارِف کامل حضرت خواجہ احمد میروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ❁ حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید تھے اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔علامہ فضلِ حق خیر آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لختِ جگر شمسُ العُلَمَاء علامہ عبدُ الحق خیر آبادی اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ احمد بخش صادق (مہتمم مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید تھے۔حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اصلاحِ اعمال کے لئے خوب کوشش فرمائی نہایت ملنسار، خوش اخلاق اور غریب نواز تھے غریبوں کو قریب رکھتے، دنیاداروں سے کنارہ کش رہتے۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مساجد، مدارس اور لنگر خانے تعمیر کروائے۔علاقہ مکینوں کی قراءتِ قرآن درست کروانے کا اہتمام، حرمین طیبین اور پاک پتن شریف کی خدمت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

❁ عارِف کامل حضرت خواجہ احمد میروی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ۱۲۵۰ھ مطابق 1834ء میں بلوچستان کے کوہستانی علاقے میں ہوئی۔حفظ و ناظرہ کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وقت کے جلیلُ القدر اساتذہ سے علم دین حاصل کیا۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت و ریاضت میں یگانۂ روز اور حلم و بردباری کے پیکر تھے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مساجد، مسافر خانے اور لنگر خانے تعمیر فرمائے۔بروز بدھ ۵ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ مطابق 27 دسمبر 1911ء کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال میر آشریف (تحصیل پنڈی گھیپ، ضلع اٹک) میں آپ کا مزار مرجعِ خاص و عام ہے۔(تذکرۂ اکابر اہلسنّت، ص ۳۸، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۲۹۶تا۳۰۳)

www.dawateislami.net